بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۴ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ ۳ امان ۱۳۵۸ہش ۳ مارچ ۱۹۷۹ء | نمبر ۴۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواھر الکلام

قرآن کریم دائمی شریعت ہے جو دوسری سب کتابوں پر فضیلت رکھتی ہے

یہ مقدس کتاب اپنی خوبیوں اور کمالات کا بے مثل ہونا خود بیان کرتی ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰہِ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَھَّرَۃً ۔ فِیْھَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ ۔ (البیّنہ : ۳-۴)

ترجمہ :- اللہ (کی طرف) سے آنے والا ایک رسول جو (انہیں ایسے) پاکیزہ صحیفے پڑھ کر سناتا ہے جن میں قائم رہنے والے احکام ہیں ۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ لِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " اِقْرَأْ عَلَیَّ الْقُرْاٰنَ " قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَقْرَأُ عَلَیْکَ وَعَلَیْکَ اُنْزِلَ ؟ قَالَ " اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَہٗ مِنْ غَیْرِیْ "۔

ترجمہ :- حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا قرآن مجید سناؤ ۔ میں نے حیران ہو کر عرض کیا حضورؐ میں آپؐ کو قرآن سناؤں ؟ حالانکہ قرآن آپ پر نازل ہوا ہے ۔ حضورؐ نے فرمایا دوسرے سے قرآن مجید سننا مجھے بہت اچھا لگتا ہے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"قرآن شریف میں جس قدر باریک صداقتیں علمِ دین کی اور علوم دقیقۂ الٰہیات کے اور براہینِ قاطعہ اصول حقّہ کے معہ دیگر اسرار اور معارف کے مندرج ہیں ... وہ تمام فی حدِّ ذاتہا ایسے ہیں کہ قوئ بشریہ ان کو بہ ہیئت مجموعی دریافت کرنے سے عاجز ہیں اور کسی عاقل کی عقل ان کے دریافت کرنے کے لئے بطور خود سبقت نہیں کر سکی کیونکہ پہلے زمانوں پر نظرِ استقرائی ڈالنے سے ثابت ہو گیا ہے کہ کوئی حکیم یا فیلسوف ان علوم و معارف کا دریافت کرنے والا نہیں گزرا۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۵۲۹) "قرآن شریف وہ کتاب ہے جس نے اپنی عظمتوں، اپنی حکمتوں، اپنی صداقتوں، اپنی بلاغتوں، اپنے لطائف و نکات، اپنے انوارِ روحانی کا آپ دعویٰ کیا ہے اور اپنا بے نظیر ہونا آپ ظاہر فرما دیا ہے ۔ یہ بات ہرگز نہیں کہ صرف مسلمانوں نے فقط اپنے خیال میں اس کی خوبیوں کو قرار دیدیا ہے بلکہ وہ تو خود اپنی خوبیوں اور اپنے کمالات کو بیان فرماتا ہے اور اپنا بے مثل و مانند ہونا تمام مخلوقات کے مقابلہ پر پیش کر رہا ہے اور بلند آواز سے ھَلْ مِنْ مُّعَارِضٍ کا نقارہ بجا رہا ہے ۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۳۶۲ حاشیہ نمبر ۱۱)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳ مارچ ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدللہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے ۔

احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر سلامت رکھے ۔ آمین

ربوہ ۲ مارچ ۔ آج مسجدِ اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر پڑھائی ۔ چونکہ مطلع ابر آلود تھا اور بوندا باندی ہو رہی تھی اس لئے حضور نے نمازِ جمعہ کے ساتھ نمازِ عصر بھی جمع کر کے پڑھائی ۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کی معرفت حاصل کر کے اس کا رنگ اپنے اوپر چڑھانے کی نصیحت فرمائی ۔ حضور نے فرمایا قرآنِ عظیم نے اللہ تعالیٰ کے ذکر پر بہت زور دیا ہے چنانچہ سورۂ جمعہ میں فرمایا اُذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ (اللہ تعالیٰ کا) کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو تا نتیجہ میں تمہیں کامیابی عطا کی جائے گی ۔ حضور نے فرمایا قرآنِ مجید کی رُو سے انسانی زندگی کی کامیابی یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق بسر ہو اور اس پر خدائی صفات کا رنگ چڑھ جائے ۔ ذکرِ الٰہی کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہمیں خدا کی ذات و صفات کی معرفت حاصل ہو اور اس معرفت کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ ہمیں اس کائنات اس کی صفات کے جو فعلی جلوے نظر آتے ہیں ان کی معرفت حاصل ہو اور اس کے جو قولی جلوے اپنی کامل شکل میں قرآن شریف کی صورت میں موجود ہیں ہمیں ان کا بھی علم حاصل ہو ۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں اپنے ان جلووں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ان آیات اللہ کو معمولی سمجھ کر انہیں محلِ استہزاء نہ بناؤ بلکہ ان پر غور و فکر کرو ۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کے لئے علمی تحقیق بھی ازحد ضروری ہے ۔ اس کائنات کی بے انتہا وسعت اور اس کے ذرّہ ذرّہ میں جو قوت اللہ تعالیٰ نے [illegible] رکھی ہے حضور نے اس کا ذکر فرمایا اور اس کی بعض مثالیں دینے کے بعد بتلایا کہ اس کے مطالعہ [illegible]

(باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبدالحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت :- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۴ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ
۳ امان ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیگر ادیان پر اسلام کی فضیلت کے تین بنیادی پہلو

جملہ ادیان میں سے اسلام ہی وہ کامل اور مکمل دین ہے جس کی اکملیت کا خدا تعالیٰ نے خود اعلان فرمایا ہے اور اسے روئے زمین کے تمام انسانوں کی ہدایت و رہنمائی اور جملہ مسائل کے اصولی حل کے لئے قیامت تک کے واسطے مکتفی قرار دیا ہے کیونکہ اس میں ہر زمانہ کے بنی نوع انسان کی ہدایت اور رہنمائی کا پورا پورا سامان موجود ہے۔ نوع انسان کی کوئی دینی اور دنیوی ضرورت ایسی نہیں ہو سکتی جس کے پورا ہونے سے متعلق اس میں پہلے سے بنیادی ہدایت موجود نہ ہو۔ جہاں تک اسلام کے ہر لحاظ سے کامل اور مکمل دین ہونے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا اعلان ان الفاظ میں فرمایا ہے:-

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ
رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط (المائدہ آیت ۴)

ترجمہ:- آج میں نے تمہارے (فائدہ کے لئے) تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنے احسان کو پورا کر دیا ہے اور تمہارے لئے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا ہے۔

ایسے کامل اور مکمل اور تا قیامت بنی نوع انسان کی ہدایت و رہنمائی کا فرض ادا کرنے والے دین کے آجانے کے بعد کسی اور دین کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی اور اگر کوئی کسی اور دین کو اختیار کرے تو اس کا نقصان اٹھانا یقینی ہوگا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی یہ بھی اعلان فرمایا کہ:-

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ ج وَھُوَ
فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ○ (آل عمران آیت ۸۶)

ترجمہ:- اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کو (اختیار کرنا) چاہے تو (وہ یاد رکھے کہ) وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

جملہ دیگر ادیان پر اسلام کی فضیلت کے تین پہلو ایسے نمایاں اور روشن ہیں کہ کوئی اور مذہب ان تین پہلوؤں میں اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ وہ تین پہلو یہ ہیں کہ اسلام کا خدا ایک زندہ خدا ہے، اسلام کا رسولؐ ایک زندہ رسول ہے اور اسلام کی کتاب ایک زندہ کتاب ہے۔ قرآن مجید پر عمل پیرا ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کرنے کے نتیجہ میں ایک انسان روحانی علو و ارتفاع کے ایسے مقام پر پہنچ سکتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا محبوب بن جائے یعنی خدا تعالیٰ اس سے ہمکلام ہو، اسے اپنی تائید و نصرت سے نوازے اور ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق قرآنی علوم و معارف سے اسے بہرہ ور فرمائے۔ اسلام کی فضیلت کے یہ تین پہلو ایسے ہیں کہ کوئی اور مذہب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ کوئی بھی مذہب اپنی زندگی کا اس رنگ میں ثبوت نہیں دے سکتا جس رنگ میں اسلام چودہ سو سال سے اپنی زندگی کا ثبوت دیتا چلا آرہا ہے اور قیامت تک دیتا چلا جائے گا۔

امام آخرالزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلام کی فضیلت کے ان تین بنیادی پہلوؤں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ خدا کا فضل ہے جو اسلام کے ذریعہ مسلمانوں کو ملا اور اس فضل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے۔ جس پہلو سے دیکھو مسلمانوں کو بہت بڑے فخر اور ناز کا موقع ہے۔ مسلمانوں کا خدا پتھر، درخت، حیوان، ستارہ یا کوئی مردہ انسان نہیں ہے بلکہ وہ قادر مطلق خدا ہے جس نے زمین و آسمان کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے پیدا کیا اور حیّ و قیوم ہے۔

مسلمانوں کا رسول وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی نبوت اور رسالت کا دامن قیامت تک دراز ہے۔ آپؐ کی رسالت مردہ رسالت نہیں بلکہ اس کے ثمرات اور برکات تازہ بتازہ ہر زمانہ میں پائے جاتے ہیں جو اس کی صداقت اور ثبوت کی ہر زمانہ میں دلیل ٹھہرتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت بھی خدا نے ان ثبوتوں اور برکات اور فیوض کو جاری کیا ہے اور مسیح موعود کو بھیج کر نبوت محمدیہ کا ثبوت آج بھی دیا ہے۔ اور پھر اس کی دعوت ایسی عام ہے کہ کل دنیا کے لئے ہے قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا اور پھر فرمایا مَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔

کتاب دی تو ایسی کامل اور ایسی محکم کہ لَا رَیْبَ فِیْہِ اور فِیْھَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ اور اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ۔ قَوْلٌ فَصْلٌ۔ مِیْزَانٌ۔ مُھَیْمِنٌ۔

غرض ہر طرح سے کامل اور مکمل دین مسلمانوں کا ہے جس کے لئے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا کی مہر لگ چکی ہے۔ پھر کس قدر افسوس ہے مسلمانوں پر کہ وہ ایسا کامل دین جو رضاءِ الٰہی کا موجب اور باعث ہے رکھ کر بھی بے نصیب ہیں اور اس دین کے برکات اور ثمرات سے حصہ نہیں لیتے۔" (الحکم ۲۴ رمئی ۱۹۰۲ء بحوالہ ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۶، ۱۸۷)

اسلام کی توجیہہ اور اس کی صحیح تشریح

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۳۱ رجولائی ۱۹۴۲ء کو خطبہ جمعہ میں اسلام اور مسلم کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

"مسلم کے معنے ہیں فرمانبردار اور مسلم کے معنے ہیں تکالیف سے نجات دینے والا یعنی جنگ و فساد کو دور کرنے والا۔ جو شخص دنیا میں سلامتی پیدا کرتا ہے اور سلامتی کی باتوں پر عمل کرتا اور سلامتی کا ہی لوگوں کو وعظ کرتا ہے وہ مسلم ہے۔ اسی طرح جو شخص فرمانبرداری اور اطاعت کی روح اپنے اندر پیدا کرتا ہے وہ مسلم ہے۔ پہلا تعلق انسان کا اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہوتا ہے۔ پس وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بن جاتا ہے وہ مسلم ہوتا ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے آگے اپنے آپ کو کلیۃً ڈال دیتا ہے اور یہی اسلام کی توجیہہ اور اس کی صحیح تشریح ہے۔ دوسرا تعلق انسان کا اپنی ذات سے ہوتا ہے۔ پس جو شخص اپنی ذات کو فتنوں میں پڑنے سے بچا لیتا ہے، شرارتوں میں پڑنے سے بچا لیتا ہے، بددیانتیوں، خیانتوں اور ظلموں میں پڑنے سے بچا لیتا ہے، جھوٹ، فریب، دغا، کپٹ، بغض اور کینہ سے اپنے آپکو بچا لیتا ہے وہ بھی مسلم ہے کیونکہ اس نے اپنی جان کو سلامتی عطا کی۔ اور وہ مسلم ہے کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اطاعت میں یہ کام کیا۔ پھر جو شخص اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے انبیاء کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتا ہے وہ مسلم ہے۔ جو شخص ان کی باتوں پر عمل کرتا ہے وہ مسلم ہے۔ جو شخص اپنی قوم کے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے وہ مسلم ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایوں اور رشتہ داروں کو امن دیتا اور فساد اور خونریزی ان کے لئے پیدا نہیں کرتا وہ مسلم ہے۔ مگر جو شخص اس کے خلاف عمل کرتا ہے وہ غیر مسلم ہے چاہے وہ دن رات اپنے آپکو مسلم کہتا رہے کیونکہ نام کے ساتھ کوئی چیز بدل نہیں جاتی ..... خیالی طور پر تم کسی کو دنیا کی بادشاہت بھی بخش دو تو اس کے حالات میں کوئی تغیر نہیں آئے گا لیکن حقیقی طور پر تم کسی کو ایک پیسہ بھی دیدو تو وہ اس سے فائدہ اٹھائے گا۔ پس تم بھی اگر صرف اسلام کے نام سے کام لو تو تم دنیا کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے لیکن اگر تم اسلام کے مفہوم کے مطابق تھوڑا سا بھی عمل کرو تو بہت کچھ فائدہ حاصل کر سکتے اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچا سکتے ہو۔"

(مشعلِ راہ ص۳۲۹، ص۳۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقتِ کفّارہ[1]

محترم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل ربوہ

عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ سب انسان گناہ گار ہیں۔ کیونکہ ان کے باپ آدم نے عدن کے ایک درخت کا (جو بقول بائیبل نیک اور بدکی شناخت کا یا زندگی کا درخت تھا) پھل خدا تعالیٰ کے منع کرنے کے باوجود کھا لیا اور اس طرح گناہ کیا اور گناہ کی سزا بائیبل میں موت ہے۔ اور موت کے بعد گناہ گار ابدی جہنم میں داخل کئے جائیں گے۔ یہ موت اور ابدی جہنم کی سزا اللہ تعالیٰ کو بوجہ رحیم ہونے کے پسند نہ تھی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس کو عادل ہونا تقاضا کرتا ہے کہ وہ کسی گناہ گار کو بغیر سزا نہ چھوڑے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی اس مشکل کو جو تین چار ہزار سال سے اسے درپیش تھی حل کرنے کے لئے اس کے اکلوتے بیٹے یسوع مسیح نے اپنے آپ کو پیش کیا کہ وہ سب آدم زادوں کے گناہوں کی سزا بھگت لیتا۔ اور اپنی جان کی قربانی ان کے لئے دے دیتا ہے۔ اس لئے خداوند خدا نے اپنے بیٹے کو بڑے عذاب کے ساتھ پھانسی پر چڑھا کر حسب توریت ملعون کر دیا اور گناہ کی سزا موت اسے دے دی۔ تین دن جہنم میں رکھا اور اس کے بعد اس کو زندہ کر کے آسمان پر اپنے پاس اٹھا لیا۔ اب جو شخص یسوع مسیح کی اس صلیبی موت پر ایمان لائے گا اور یقین رکھے گا کہ یسوع مسیح نے اس کے گناہوں کا بوجھ اٹھا لیا ہے۔ وہ گناہ اور اس کی سزا موت سے نجات پائے گا۔ اس کے علاوہ اور کوئی طریقہ ایسا نہیں جس کے ذریعہ انسان گناہ نہ کر سکے۔ اور گناہ کی سزا موت اور پھر ابدی جہنم سے بچ سکے۔ عیسائی اپنے اس عقیدہ کو اردو میں کفارہ عربی میں فداء اور انگریزی میں ATONEMENT کہتے ہیں۔

عیسائیوں کے خیال میں (یا بالفاظ صحیح پولوس کے خیال میں جو اس نظریہ کا ایجاد کرنے والا ہے) یسوع مسیح سے قبل موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ لوگوں کو شریعت دی گئی تھی تا وہ اس کے مطابق نیک اعمال کر کے اور برے اعمال (گناہوں) سے بچ کر نجات ابدی یا بہشت حاصل کر لیں۔ لیکن آدم زاد سب کے سب اس شریعت (نیک اعمال کرنے اور برے اعمال سے بچنے) کی وجہ سے نجات ابدی حاصل نہ کر سکے اسی لئے خداوند خدا نے یسوع مسیح کے آنے پر شریعت پر عمل کرنے کو منسوخ کر دیا۔ اور آدم زادوں کے لئے یہ نہایت ہی آسان طریقہ اختیار کیا کہ صرف یسوع مسیح کے صلیب پر چڑھ کر مرجانے پر ایمان لاؤ۔ اور نجات حاصل کر لو۔ اگر یسوع مسیح کی اس موت پر ایمان نہ لاؤ گے۔ تو تمہاری نجات نہ ہوگی۔ پولوس کہتا ہے:۔

"جتنے شریعت کے اعمال پر تکیہ کرتے ہیں وہ سب لعنت کے ماتحت ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جو کوئی ان سب باتوں کے کرنے پر قائم نہیں رہتا جو شریعت کی کتاب میں لکھی ہیں وہ لعنتی ہے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ شریعت کے وسیلہ سے کوئی شخص خدا کے نزدیک راستباز نہیں ٹھہرتا کیونکہ لکھا ہے کہ راستباز ایمان سے جیتا رہے گا۔ اور شریعت کو ایمان سے کچھ واسطہ نہیں بلکہ لکھا ہے کہ جس نے ان پر عمل کیا وہ ان کے سبب سے جیتا رہے گا۔ مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا۔ اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔ کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے تاکہ یسوع مسیح میں ابراہیم کی برکت غیر قوموں تک بھی پہنچے۔ اور ایمان کے وسیلہ سے اس روح کو حاصل کریں۔ جس کا وعدہ ہوا ہے۔"

(گلتیوں 3/10-14)

عیسائیوں کا یہ عقیدہ اور اس عقیدہ کے مقدمات جن پر اس عقیدہ کی بنیاد رکھی گئی ہے بدیہی البطلان ہے۔

— (۱) —

آدم کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور بقول بائیبل اپنی صورت پر پیدا کیا۔ (پیدائش 1/27-28)

اب اگر یہ مان لیں کہ آدم کسی صورت میں بھی گناہ کرنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ اور گناہ کرنا ایسا ہی آدم کے لئے ضروری ہے۔ جیسا اس کا مٹی سے پیدا ہونا تو اس صورت میں ماننا پڑے گا کہ خداوند خدا خود قصوروار و گناہ گار یا ناقص خدا ہے۔ جو ایک انسان بھی ایسا بنانے پر قادر نہ ہو سکا جو اس نقص سے پاک ہوتا۔ اس صورت میں سزا درحقیقت اس کے پیدا کرنے والے کو ملنی چاہیئے۔ جو اس نقص کو دور نہ کر سکا نہ کہ آدم اور بنی آدم کو۔ وَتَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يَصِفُونَ۔

— (۲) —

بائیبل سے ثابت ہوتا ہے کہ سب انسان گناہ گار نہیں۔ اور نہ موت گناہ کی سزا ہے۔

(ا) پولوس جس نے یہ عقیدہ ایجاد کیا کہتا ہے:۔

"آدم سے لے کر موسیٰ تک موت نے ان پر بھی بادشاہی کی جنہوں نے آدم کی نافرمانی کی طرح جو آنے والے کا مثیل تھا۔ گناہ نہ کیا تھا"

(رومیوں 5/14)

ب۔ نیز کہتا ہے:۔

"اور یہ ملک صدق شالیم کا بادشاہ خدا تعالیٰ کا کاہن ہمیشہ کاہن رہتا ہے۔ جب ابراہیم بادشاہوں کو قتل کر کے واپس آتا تھا۔ تو اسی نے اس کا استقبال کیا اور اسی کے لئے برکت چاہی۔ اسی کو ابراہیم نے سب چیزوں کی دہ کی دی۔ یہ اوّل تو اپنے نام کے معنی کے موافق راستبازی کا بادشاہ ہے۔ اور پھر شالیم یعنی صلح کا بادشاہ۔ یہ بے باپ بے ماں بے نسب نامہ ہے۔ نہ اس کی عمر کا شروع نہ زندگی کا آخر بلکہ خدا کے بیٹے کے مشابہ ٹھہرا۔" (عبرانیوں 7/1-3)

(ج) و (د) زکریا اور ان کی بیوی کے متعلق انجیل میں لکھا ہے:۔

"وہ دونوں خدا کے حضور راستباز اور خداوند کے سارے حکموں اور قانونوں (یعنی شریعت ناقل) پر بے عیب چلنے والے تھے۔" (لوقا 1/6)

(ہ) یوحنا کے متعلق فرشتہ نے کہا۔

"وہ خداوند کے حضور میں بزرگ ہوگا۔ اور ہرگز نہ مے نہ کوئی اور شراب پئے گا۔ اور اپنی ماں کے پیٹ ہی سے روح القدس سے بھر جائے گا۔" (لوقا 1/15)

یسوع مسیح نے آپ کے متعلق کہا۔

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو عورتوں سے پیدا ہوتے ہیں ان میں یوحنا بپتسمہ دینے والے سے کوئی بڑا نہیں ہوا۔"

(متی 11/11)

نیز کہا:۔

"یوحنا نہ کھاتا آیا نہ پیتا اور وہ کہتے ہیں کہ اس میں بدروح ہے۔ ابن آدم کھاتا پیتا آیا اور وہ کہتے ہیں۔ دیکھو! کھاؤ اور شرابی آدمی! محصول لینے والوں اور گناہ گاروں کا یار۔"

(متی 11/18-19)

(و) ہابیل بن آدم کے متعلق یسوع نے کہا:۔

"تاکہ سب راستبازوں کا خون جو زمین پر بہایا گیا۔ تم پر آئے۔ راستباز ہابیل کے خون سے لے کر برکیاہ کے بیٹے زکریا کے خون تک جسے تم نے مقدس اور قربان گاہ کے درمیان قتل کیا۔"

(متی 23/35)

پولوس نے کہا:۔

ایمان ہی سے ہابیل نے قائن سے افضل قربانی خدا کے لئے گزرانی اور اسی کے سبب سے اس کے راستباز ہونے کی گواہی دی گئی۔ کیونکہ خدا نے اس کی نذروں کی بابت گواہی دی اور

[1] اس مضمون کے تمام حوالے برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی پنجاب آگزیلری لاہور کے شائع کردہ بائیبل ایڈیشن ہفتم (۱۹۰۸ء) سے ہیں۔

اگرچہ وہ مرگیا ہے تاہم اس
کے وسیلہ سے اب تک
کلام کرتا ہے"۔
(عبرانیوں 11/4)
(ز) "حنوک تین سو برس تک
خدا کے ساتھ ساتھ چلتا تھا
اور اس کے بیٹے اور بیٹیاں
پیدا ہوئیں۔ اور حنوک کی
کل عمر تین سو پینسٹھ برس
کی ہوئی۔ اور حنوک خدا کے
ساتھ ساتھ چلتا تھا اور
غائب ہو گیا کیونکہ خدا نے
اسے لے لیا۔"
(پیدائش 5/22 تا 24)
"ایمان ہی سے حنوک اٹھا
لیا گیا تاکہ موت کو نہ دیکھے۔
اور چونکہ خدا نے اسے اٹھا
لیا تھا۔ اس لئے اس کا پتہ
نہ ملا۔ کیونکہ اٹھائے جانے
سے پیشتر اس کے حق میں یہ
گواہی دی گئی تھی کہ یہ خدا
کو پسند آیا ہے۔ اور بغیر
ایمان کے اس کو پسند آنا
ناممکن ہے۔ اس لئے کہ خدا
کے پاس آنے والے کو ایمان
لانا چاہیئے کہ وہ موجود ہے اور
اپنے طالبوں کو بدلہ دیتا ہے"
(عبرانیوں 11/5-6)
(ح) "خداوند نے شیطان سے کہا
کیا تو نے میرے بندے ایوب
کے حال پر غور کیا؟ کہ زمین پر
اس سا کوئی شخص نہیں ہے۔
وہ کامل اور صادق ہے۔
اور خدا سے ڈرتا اور بدی
سے دور رہتا ہے۔"
(ایوب 1/8)
(ط) پولوس کہتا ہے:
"ایمان ہی کے سبب سے نوح نے
ان چیزوں کی بابت جو اس
وقت تک نظر نہ آتی تھیں۔
ہدایت پا کر خدا کے خوف سے
اپنے گھرانے کے بچاؤ کے لئے
کشتی بنائی۔ جس سے اس نے
دنیا کو مجرم ٹھہرایا اور اس
راستبازی کا وارث ہوا جو ایمان
سے ہے۔" (عبرانیوں 11/7)
(ی) دانیال کے متعلق لکھا ہے:۔
"ان پیشواؤں اور سرداروں
نے چاہا کہ ملک داری کی بابت
دانیال پر قصور ثابت کریں۔ لیکن
وہ کوئی قصور پا نہ سکے
کیونکہ وہ دیانت دار تھا۔
اور اس میں کوئی خطا یا گناہ
نہ پایا گیا" (دانی ایل 6/4)
"دانی ایل نے بادشاہ سے
کہا اے بادشاہ تا ابد زندہ
رہ! میرے خدا نے اپنے
فرشتہ کو بھیجا ہے۔ اور شیر
ببروں کے منہ کو بند کر رکھا
ہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے
مجھے ضرر نہ پہنچایا اس لئے
اس کے آگے مجھ میں بے گناہی
پائی گئی۔ اور تیرے آگے
اے بادشاہ میں نے خطا نہیں
کی۔" (دانی ایل 6/21-22)
(ک) "یوسیاہ ... نے وہ کام
کئے جو خداوند کی نگاہ میں
بھلے تھے۔ اور اپنے باپ
دادا کی ساری راہوں پر چلا اور
داہنے یا بائیں مطلق نہ مڑا۔"
(سلاطین 2 22/1-2)
(ل) "حزقیاہ بادشاہ ہوا ... اس
نے خداوند اسرائیل کے خدا
پر توکل کیا ...... وہ خداوند
سے لپٹا رہا۔ اور اس کی
پیروی کرنے سے باز نہ آیا۔
بلکہ اس نے اس کے حکموں کو
جو خداوند نے موسےٰ کو دیئے
تھے حفظ کیا اور خداوند
اس کے ساتھ تھا وہ جدھر
کو گیا کامیاب رہا"
(2 سلاطین 18/1-8) نیز
یسعیاہ باب 38)
(م) سموئیل بن القانہ۔ سموئیل 1/1 تا 12)
(ن) "یروشلم میں شمعون نام ایک
آدمی تھا۔ اور وہ آدمی راستباز
اور خدا ترس اور اسرائیل کی
تسلی کا منتظر تھا۔ اور روح القدس
اس پر تھا۔" (لوقا 2/25)
(س) یوسف شوہر مریم والدہ یسوع مسیح
کے متعلق انجیل میں لکھا ہے :-
"جب اس (یسوع مسیح) کی
ماں مریم کی منگنی یوسف کے
ساتھ ہو گئی تو ان کے اکٹھے
ہونے سے پہلے وہ روح القدس
کی قدرت سے حاملہ پائی گئی۔
پس اس کے شوہر یوسف نے
جو راستباز تھا اور اسے بدنام
کرنا نہیں چاہتا تھا۔ چپکے سے
اس کے چھوڑ دینے کا ارادہ
کیا۔" (متی 1/18-19)
پس جب سب انسان از روئے بائیبل بھی
گنہگار نہیں تو یسوع مسیح کی پیدائش کے
بعد بھی لازماً سب گناہ گار نہیں ہو سکتے۔
اور کفارہ باطل ٹھہرتا ہے۔

(3)

بائیبل کہتی ہے کہ ہر شخص اپنے اعمال
کا خود ذمہ وار ہے۔ باپ کی جگہ بیٹا اور
بیٹے کی جگہ باپ نہ پکڑا جائے گا مثلاً
دیکھیں۔
ا۔ "اولاد کے بدلے باپ دادے
مارے نہ جائیں۔ نہ باپ دادوں
کے بدلے اولاد قتل کی جائے۔
ہر ایک اپنے ہی گناہ کے
سبب مارا جائے گا۔"
(استثناء 24/16)
ب۔ بیٹوں کے بدلے باپ دادے
قتل نہ ہوں گے۔ اور نہ باپ
دادوں کے بدلے بیٹے قتل
ہوں گے۔ بلکہ ہر ایک آدمی اپنے
گناہ کے لئے مارا جائے۔"
(2 تواریخ 25/4)
ج۔ خداوند کہتا ہے ...... ان
دنوں میں یہ پھر نہ کہا جائے گا۔
کہ باپ دادوں نے کچے انگور کھائے
اور لڑکوں کے دانت کھٹے
ہو گئے۔ کیونکہ ہر ایک اپنی
بدکاری کے سبب مرے گا۔
ہر ایک جو کچے انگور کھاتا ہے۔
اسکے دانت کھٹے ہوں گے۔"
(یرمیاہ 31/29-30)
(د) دیکھو ساری جانیں میری ہیں۔
دیکھو جس طرح باپ کی جان
اسی طرح بیٹے کی جان بھی دونوں
میری ہیں۔ وہ جان جو گناہ کرتی
ہے سو ہی مرے گی۔"
(حزقی ایل 18/4)
(ہ) "وہ جان جو گناہ کرتی ہے
سو ہی مرے گی۔ بیٹا باپ کی
بدکاری کا بوجھ نہیں اٹھائیگا
اور نہ باپ بیٹے کی بدکاری
کا بوجھ اٹھائے گا۔
صادق کی صداقت اسی
پر ہوگی اور شریر کی شرارت
اسی پر پڑے گی۔ لیکن اگر شریر
اپنی ساری خطاؤں سے جو
اس نے کی ہیں باز آئے۔ اور
میرے حکموں کو حفظ کرے۔
اور جو کچھ شرع میں درست اور
روا ہے کرے تو وہ یقیناً
جئے گا۔ وہ نہ مرے گا۔ اس کے
سارے گناہ جو اس نے کئے۔
اس کے لئے محسوب نہ ہونگے۔
اپنی راستبازی میں جو اس
نے کی وہ جیتے گا۔"
(حزقی ایل 18/20-22)
لہٰذا کفارہ کا عقیدہ غلط ثابت ہوا۔

(4)

یہ خیال کرنا کہ گناہ ورثہ میں ایک انسان
سے دوسرے انسان کی طرف منتقل ہوتا ہے
اور اس کی پاداش میں موت آتی ہے غلط ہے
کیونکہ ان سب سے پہلے بقول نصاریٰ سے
آدم نے گناہ کیا۔ حالانکہ آدم کا کوئی ماں باپ
نہ تھا۔ بلکہ خداوند خدا نے خود اسے اپنے
ہاتھ سے بنایا تھا۔ اور یہ بھی ثابت نہیں
کیا گیا کہ شیطان نے کس سے ورثہ میں گناہ
پایا۔ کیونکہ گناہ کا اصل محرک شیطان تھا۔

(5)

بائیبل عورت کو زیادہ قصوروار ٹھہراتی
ہے۔ کیونکہ عورت نے شیطان کی تحریک پر پہلے
خود ممنوع درخت کا پھل کھایا۔ اور پھر آدم کو
ورغلا کر اسی کا پھل کھلایا۔ (پیدائش 3/6)
پولوس کہتا ہے:
"آدم نے فریب نہیں کھایا بلکہ
عورت فریب کھا کر گناہ میں
پڑ گئی۔"
(خط اول بنام تیمتھیس 2/14)
اور صحیفۂ ایوب میں لکھا ہے۔
"وہ جو عورت سے پیدا ہوا
ہے کیونکر پاک ٹھہرے۔ (25/4)
پس یسوع مسیح بوجہ ایک عورت سے پیدا
ہونے کے خود گنہگار ہو گیا۔ اور جو خود گناہ گار
ہو حسب اعتقاد عیسائیاں دوسروں کا کفارہ
نہیں ہو سکتا۔

(6)

یسوع مسیح خود اپنے آپ کو ابن آدم کہتا
ہے۔ دیکھیں۔
متی 8/20۔ 9/6۔ 12/8۔ 16/13۔ 11/19۔ اور
لوقا 7/34 اور مرقس 2/28
پس جب سب آدم زاد بقول عیسائیاں
گناہ گار ہیں۔ اور گناہ گار دوسرے گناہ گار
کا کفارہ نہیں ہو سکتا۔ تو یسوع مسیح کا
کفارہ ہونا بھی باطل ثابت ہوا۔
(باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو
بڑھاتی اور تزکیہ نفس
کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمائندگانِ شوریٰ کے لئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ارشاد فرمودہ اہم ہدایات

شوریٰ کا قیام

اسلامی اصولِ شریعت کے مطابق کسی امر کے فیصلہ کا حق خلیفہ کو ہی ہے۔ دوسروں کا کام مشورہ دینا ہے۔ مجلس مشاورت کوئی فیصلہ نہیں کرتی بلکہ مشورہ دیتی ہے۔ فیصلہ خلیفہ کرتا ہے۔ یہ نہ کہا یا لکھا جائے کہ مجلس نے یہ فیصلہ کیا ہے بلکہ یہ کہا جائے کہ مجلس نے یہ مشورہ دیا یا مجلس کے مشورہ پر خلیفہ نے یہ فیصلہ کیا۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۸ء صفحہ ۱۷)

اجلاسِ شوریٰ سے غیر حاضر نمائندگان

جو ممبرانِ شوریٰ بلا رخصت حاصل کئے اجلاس میں حاضر نہ ہوں آئندہ کے لئے ان کو نمائندگی کی ذمہ داری سے سبکدوش کر دیا جائے۔

(ملخصاً رپورٹ مشاورت ۱۹۵۸ء صفحہ ۳۷)

نمائندگان کے لئے ہدایات:

(۱) ہر شخص خدا کی طرف توجہ کرے اور دعا کرے کہ الٰہی میں تیرے لئے آیا ہوں تو میری رہنمائی کر۔ کسی معاملہ میں میری نظر ذاتیات کی طرف نہ پڑے نہ ایسا ہو کہ کوئی رائے غلط دوں اور اس پر زور دوں کہ مانی جائے اور اس سے دین کو نقصان پہنچے۔ نہ ایسا ہو کہ مجھ میں نفسانیت آ جائے یا اپنی شہرت و عزت یا بڑائی کا خیال آ جائے نہ میں کسی غلط رائے کی تائید کروں میری نیت اور رائے درست ہو اور تیری منشاء کے ماتحت ہو۔

(۲) مشورہ کے وقت ذاتی باتوں کو دل سے نکال دیا جائے۔ مشورہ کے معنے ہیں کہ اپنے دماغ کو صاف اور خالی کر کے بیٹھو۔ عام طور پر لوگ فیصلہ کر کے بیٹھتے ہیں کہ یہ بات منوانی ہے اور پھر اس کی پیچ کرتے ہیں مگر ہماری جماعت کو صحیح بات ماننی اور منوانی چاہیئے۔

(۳) کسی کی خاطر رائے نہیں دینی چاہیئے بلکہ جو رائے صحیح سمجھیں وہ دیں۔

(۴) کسی اور حکمت کے ماتحت رائے نہیں دینی چاہیئے بلکہ یہ مدنظر ہو کہ جو سوال درپیش ہے اس کے لئے کون سی مفید بات ہے۔

(۵) جو بات سچی ہو اسے تسلیم کرنے سے پرہیز نہیں کرنا چاہیئے خواہ اسے کوئی پیش کرے۔

(۶) کوئی رائے قائم کرتے وقت جلد بازی سے کام نہ لیں۔ لوگوں کی باتیں سنیں اور ان کا موازنہ کریں اور پھر رائے پیش کریں۔

(۷) کبھی دل میں نہ رکھو کہ ہماری رائے مضبوط اور بے خطا ہے۔ بعض آدمی اس میں ٹھوکر کھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہماری رائے غلط نہیں ہو سکتی۔ سچی اور علمی بات کو تسلیم کرو اور جہالت کی بات کو نہ مانو۔

(۸) اس بات کے حق میں رائے دینی چاہیئے جس میں دینی فائدہ زیادہ ہو

(۹) ہماری تجاویز جن کے مقابلہ میں ہم کھڑے ہیں ان کی تجاویز سے بڑھ کر اور مؤثر ہوں۔

(۱۰) رائے دیتے وقت دیکھو کہ جو بات پیش ہے وہ واقعہ میں مفید ہے یا مضر۔ فروعات کو نہ دیکھو بلکہ نتیجہ کو دیکھو مفید ہے یا مضر۔

(۱۱) سوائے کسی خاص بات کے اپنی دوہرانے کے لئے کھڑے نہ ہوں ہاں اگر نئی تجویز ہے تو پیش کرو۔

(ملخصاً از رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۲ء صفحہ ۸ تا ۱۳، ۱۹۲۳ء صفحہ ۹ تا ۱۲)

انتخاب نمائندگان کس طرح ہونا چاہیئے

جب کسی جماعت سے نمائندہ منتخب ہوتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ سیکرٹری یا امیر اپنی طرف سے کسی کو منتخب کر دے بلکہ ساری جماعت سے مشورہ کیا جائے اور جو تحریر سیکرٹری مشاورت کے پاس بھیجی جائے اس میں لکھا جائے کہ ہماری جماعت نے اکٹھے ہو کر مشورہ کر کے فلاں کو نمائندہ منتخب کیا ہے۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۴ء صفحہ ۳۴)

شوریٰ کے نمائندہ کے فرائض

نمائندہ جو مجلس مشاورت میں شامل ہوتا ہے اس کی نمائندگی یہاں کی کارروائی کے اختتام کے بعد ختم نہیں ہو جاتی بلکہ وہ ایک سال تک جماعت کا نمائندہ رہتا ہے اور اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ سارا سال لوگوں کو تحریک کرتا رہے اور وہ باتیں انہیں بار بار بتائے جو یہاں پاس ہوئی ہیں۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۳ء صفحہ ۱۵)

شوریٰ کی زبان

دوست بولتے وقت کوشش کیا کریں کہ اردو میں کلام کریں۔ اردو کو رائج کرنے کا بہترین انتظام یہی ہو سکتا ہے کہ ہماری مجلس شوریٰ کی زبان اردو ہو۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۴۹ء غیر مطبوعہ)

تجاویز برائے شوریٰ

مقامی جماعت کی وساطت کی ضرورت

مقامی انجمنوں کا ہر ممبر جو مجلس مشاورت میں کوئی تجویز پیش کرنا چاہتا ہو وہ سب سے پہلے اپنی تجویز اپنی مقامی انجمن میں پیش کرے۔ وہاں اگر اکثریت رائے مؤید ہو تو وہ مقامی انجمن مرکز کے صیغہ متعلقہ سے خط و کتابت کرے۔ خطوط کے آنے جانے کا عرصہ نکال کر دو ماہ کے اندر جواب نہ جائے تو مقامی انجمن اس تجویز کو خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ارسال کر سکے گی۔ اگر صیغہ کا جواب ۱۵ دن کے اندر چلا جائے تو صیغہ کا یہ جواب مقامی انجمن کے سامنے پیش ہوگا۔ پھر اگر مقامی انجمن اس تجویز کو مجلس مشاورت میں پیش کرنا چاہے تو وہ تجویز خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ارسال کر دے۔ آپ کی منظوری حاصل ہونے کے بعد تجویز صیغہ متعلقہ کی رائے کے ساتھ مجلس مشاورت میں پیش ہو۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۹ء صفحہ ۱۱)

شوریٰ سے متعلقہ معاملات کی نوعیت

(۱) اس مجلس کا نام مجلس مشاورت ہے اس کے نام سے اس کے فرائض کی آگاہی ہوتی ہے مگر بعض لوگ اس کے نام کو بھول جاتے ہیں۔ ہمیں اس نام کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ مجلس مشاورت ہے اور وہ مسائل نہیں آنے چاہئیں جو انتظام کی تفصیلات سے متعلق ہوں

(رپورٹ مشاورت ۱۹۲۵ء صفحہ ۱۸)

(ب) کوئی ایسی تجویز کسی کو مجلس مشاورت میں پیش کرنے کی اجازت نہ ہوگی جس کے متعلق بجٹ وغیرہ کی منظوری پہلے نہ حاصل کر لی ہوگی اور اس کے قلمبند کئے ہوئے الفاظ پہلے پاس شدہ نہ ہوں گے۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۲۵ء صفحہ ۱۹)

شوریٰ میں شرعی امور کے پیش کرنے سے متعلق طریق

اگر کوئی ایسی تجویز پیش کرنا چاہے جس کا تعلق شرعی مسائل سے ہو تو اسے پہلے سلسلہ کے مفتیوں کے سامنے پیش کر کے جواز کا فتویٰ حاصل کرنے کے بعد پھر اسے مجلس مشاورت میں پیش کیا جائے۔

سلسلہ کے کام میں نقائص دیکھنے پر اطلاع کا طریق

(الف) اگر کسی کو سلسلہ کے کام میں کوئی نقص نظر آئے تو اس کا فرض ہے کہ وہ خاص طور پر مجھے لکھے فلاں نقص نظر آتا ہے اس کی اس طرح اصلاح کی جائے لیکن یہ کسی طرح جائز نہیں کہ بات چل رہی کوئی اور ہو اور ظاہر کوئی اور کیا جائے یہ طریق دین اور تقویٰ کے لحاظ سے سخت مضر ہے۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۰ء صفحہ ۱۵)

(ب) انسانی کاموں میں مختلف قسم کے نقائص پیدا ہو جاتے ہیں جنہیں ان نقائص کا علم ہو وہ اگر اطلاع نہ دیں تو نقص دور نہیں کئے جا سکتے اور کام میں خرابی بڑھتی جاتی ہے اور مجھے پسند نہیں کہ نقائص کو دور نہ کیا جائے جیسے سلسلہ کے کاموں میں کوئی نقص معلوم ہو اس کی مجھے اطلاع دے تاکہ اگر اہم ہو تو تحقیقات کسی کے سپرد کی جائے۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۳۰ء صفحہ ۱۱)

سوالات کرنے والوں کیلئے ہدایات

ضروری سوالات کے متعلق یہ طریق ہونا چاہیئے کہ پہلے سے لکھ کر بھیج دیئے جائیں کم از کم ۱۵ دن مجلس سے پہلے اور ان کے متعلق نوٹس دیں کہ یہ سوال کیا جائے گا تا ان کے متعلق تیاری کر کے جواب دیا جا سکے۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۲۲ء صفحہ ۱۰)

سب کمیٹی شوریٰ میں نام پیش کرنے کا طریق

اگر کوئی دوست اپنا نام آپ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کردیں یا کوئی دوست اپنی ذاتی واقفیت کی بناء پر کسی دوست کا نام تجویز کر دیں تو یہ کوئی معیوب بات نہیں لیکن دوسرے کو یہ کہنا کہ میرا نام پیش کرو معیوب بات ہے۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۴۱ء صفحہ ۸)

غیر نمائندہ شوریٰ کا نام تجویز کرنیوالا۔

اگر کوئی شخص کسی ایسے شخص کا نام سب کمیٹی کے ممبر بنائے جانے کے لئے پیش کریگا جو مجلس مشاورت کا نمائندہ نہ ہوگا تو اس دن کے اجلاس شوریٰ میں حصہ لینے کے حق سے محروم کر دیا جائیگا۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۲۵ء صفحہ ۵)

سب کمیٹی کے ممبران کیلئے ہدایات

سب کمیٹیوں میں ایسے آدمیوں کے نام لینے چاہئیں جو اس کے لئے کافی وقت دے سکیں اور ان مضامین کے ساتھ ان کو مناسبت ہو۔ مناسبت سے میری مراد ذہنی مناسبت ہے۔ یہ مراد نہیں کہ وہ گریجویٹ ہوں یا خاص حد تک تعلیم حاصل کئے ہوں۔ بلکہ اخلاص اور تقویٰ بھی ایسی چیزیں ہیں جو کسی شخص کو دینی کاموں کا اہل ثابت کرتی ہیں۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء صفحہ ۲۰)

ممبران سب کمیٹی کا شوریٰ میں اکٹھا بیٹھنا

جب کسی محکمہ کے متعلق سب کمیٹی اپنی رپورٹ پیش کرے تو سب ممبر قریب رہیں تا اگر وہ اپنی رائے بدلنا چاہیں تو مشورہ دے سکیں۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۴۴ء صفحہ ۱۳۲)

سب کمیٹی شوریٰ کے اجلاس سے غیر حاضری

جو اصحاب مجلس مشاورت کی مقرر کردہ سب کمیٹیوں کے اجلاس میں باوجود اطلاع دیئے جانے اور بلائے کے جواب نہیں دیتے یا شریک نہیں ہوتے تو ان کا نام مجلس مشاورت میں پیش ہوا کرے اور تین سال تک ان کو کسی سب کمیٹی کا ممبر مقرر نہ کیا جائے۔ شرکت کے لئے کم از کم پندرہ یوم کا نوٹس دیا جانا ضروری ہے جو ممبر پھر بھی نہ آئے پہلی بار اسی کا نام مجلس شوریٰ میں پیش ہو اور پھر بھی نہ آئے تو تین سال تک کسی سب کمیٹی کا ممبر مقرر نہ کیا جائے۔ نیز ایسے شخص کو تین سال تک مجلس شوریٰ کا ممبر نہ بننے دیا جائے۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۴۱ء صفحہ ۵۲-۵۳)

سب کمیٹیوں کا طرز عمل

کوشش یہ ہو کہ رائے متفقہ ہو۔ اگر نہ ہو سکے تو کثرت رائے لکھی جائے لیکن اگر قلیل التعداد والے سمجھیں کہ ان کی بھی رائے ہے جسے ضرور پیش کرنا چاہیئے تو ان کی رائے بھی لکھی جائے۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۲۹ء صفحہ ۱۸)

کسی فیصلہ شدہ امر کا دوسری مجلس میں رکھنے کا طریق

مشاورت کے ایک فیصلہ کے بعد معاً دوسری مجلس مشاورت میں اسے منسوخی کے لئے پیش کرنا اصولی طور پر درست نہیں۔ اس طرح ہر فیصلہ دوسری مجلس مشاورت کے بعد ۲ میں پیش نہیں کیا جا سکتا جب تک اس کے لئے خاص حالات نہ ہوں اور دوبارہ پیش کرنے کی خاص ضرورت نہ ہو بغیر خلیفۃ المسیح کی خدمت میں وجوہات پیش کر کے اس کے لئے خاص رعایت حاصل کرنی ضروری ہوگی۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۲۸ء صفحہ ۲۳، ۱۹۲۹ء صفحہ ۶۲)

ترمیم پیش کرنے کا طریق

جو دوست پیش شدہ تجویز کے متعلق ترمیم پیش کرنا چاہیں وہ لکھ کر دیں۔

نمائندگان ضلع کا اکٹھا بیٹھنا۔

مجلس شوریٰ میں ہر ضلع کے نمائندوں کو اکٹھا بٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ مشورہ کے وقت وہ آسانی سے ایک دوسرے سے مشورہ کر سکیں۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۵۰ء صفحہ ۲۵)

فرائض نمائندگان شوریٰ جب خلیفہ وقت اپنا مشورہ پہلے بتا دے

خلیفہ وقت جب پہلے اپنی کسی رائے کا اظہار کر دے تو جماعت کا فرض ہے کہ وہ اپنی دیانتدارانہ رائے کا اظہار کر دے اور ہرگز کسی اور رائے سے متاثر نہ ہو۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض مقامات پر پہلے اپنی رائے کا اظہار فرمایا اور پھر لوگوں سے مشورہ لیا آپ یقین رکھتے تھے کہ صحابہؓ ہر قسم کے اثر سے آزاد ہو کر دیانتدارانہ رنگ میں اپنا مشورہ پیش کریں گے۔ اسی طرح میں بعض اوقات اپنی رائے کا اظہار پہلے کر دیتا ہوں مگر آپ کا فرض ہے کہ وہ رائے دیں جس پر آپ کے دل کو اطمینان ہو۔ ہاں دلائل سن کر اگر کسی کی رائے بدل گئی ہو تو اسے کوئی مجبور نہیں کر سکتا کہ وہ اپنی پہلی رائے ہی پیش کرے۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۴۳ء صفحہ ۲۹)

یہ انگوٹھی کس کی ہے؟

ایک ہفتہ قبل مجھے راستہ میں گری ہوئی ایک سونے کی انگوٹھی ملی ہے جس کسی کی ہو نشانی بتا کر حاصل کر لیں۔

(زاہد خورشید ۱۷/۲ دار الرحمت وسطی ربوہ)

یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تقریب پر

جماعت ہائے احمدیہ کے عظیم الشان جلسے

نظارت اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی زیر ہدایت پاکستان کے طول وعرض میں احمدی جماعتوں نے بڑے اہتمام کے ساتھ یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر اپنے ہاں جلسے منعقد کئے ہیں جن میں حضرت خاتم الانبیاء سرور کونین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کے مختلف پہلوؤں پر بڑے شرح وبسط سے روشنی ڈالی گئی۔ اور آپ کے اسوۂ مبارکہ کی پیروی کی احباب جماعت کو توجہ دلائی گئی۔ بوجہ عدم گنجائش ساری رپورٹیں الفضل میں شائع نہیں ہو سکتیں۔ صرف ان مقامات کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ جہاں سے اب تک رپورٹیں موصول ہو چکی ہیں:۔

اوکاڑہ۔ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔ بھرو کے ضلع سیالکوٹ۔ بھلوال۔ بھوڑی پھیال ضلع سیالکوٹ۔ پرانا ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ بیریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ۔ پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ۔ ٹھروہ ضلع سیالکوٹ۔ جنڈو ساہی ضلع سیالکوٹ۔ جہلم۔ حبیب آباد (سندھ) چک ۱۳۱ ج ب حسن پور ضلع فیصل آباد۔ چک ۱۸۴ 7-R ضلع بہاول نگر۔ چک ۱۰۱ جھور ضلع شیخوپورہ۔ چک ۳۲ NB ضلع رحیم یار خان۔ چک ۱۱/۳ ضلع ساہیوال۔ چک ۳۰ 3-R ضلع بہاول نگر۔ چک ۳۴۳ ج ب دھاریوالی ضلع شیخوپورہ۔ چک ۳۳ ج ب ملکہ والا ضلع سرگودھا۔ چک ۲۴۹ ج ب ضلع جھنگ۔ چک چیمہ ضلع گوجرانوالہ۔ چک منگلا ضلع سرگودھا۔ چک ۱۱/۳۶ ضلع ساہیوال۔ چک ۶۰ ج ب شہباز پور ضلع فیصل آباد۔ چنیوٹ۔ چک ۲۷ کا چیلو ضلع تھرپارکر (سندھ) حافظ آباد۔ خانانوالی میانوالی ضلع سیالکوٹ۔ خوشاب۔ دانہ زید کا ضلع سیالکوٹ۔ دار الذکر ضلع فیصل آباد۔ دھرگ میانہ ضلع سیالکوٹ۔ ڈیرہ غازیخان۔ ڈاہرانوالہ ضلع سیالکوٹ۔ رائے پور ضلع سیالکوٹ۔ رحیم یار خان۔ سانگھڑ۔ ساہیوال۔ سٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا۔ سرگودھا شہر۔ سکرنڈ (سندھ) سکھر۔ سیالکوٹ شہر۔ شادیوال ضلع گجرات۔ شورکوٹ۔ شوکت آباد ضلع شیخوپورہ۔ شیخ پور ضلع گجرات۔ فیصل آباد (مسجد فضل) قصور۔ کراچی۔ کرتو ضلع شیخوپورہ۔ کرونڈی ضلع خیرپور۔ کلی نو ضلع جھنگ۔ کنجروڑ ضلع سیالکوٹ۔ کوٹ عبد المالک و شرق پور خورد ضلع شیخوپورہ۔ کوٹلی (آزاد کشمیر) کوٹلی شتھو ملہی ضلع سیالکوٹ۔ کوہاٹ۔ کوئٹہ۔ کھریپڑ ضلع قصور۔ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ۔ گلگشت ملتان۔ لاہور۔ لدھڑ۔ کرم سنگھ ضلع سیالکوٹ۔ مانگا ضلع سیالکوٹ۔ مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ۔ محمد آباد (سندھ) مردان۔ مریدکے ضلع شیخوپورہ۔ معراجکے ضلع سیالکوٹ۔ مغل آباد و [illegible] ملتان چھاؤنی۔ ملتان شہر۔ موسیٰ والا ضلع سیالکوٹ۔ میانی ضلع سرگودھا۔ نارووال۔ نصیرہ ضلع گجرات۔ ننکانہ ضلع شیخوپورہ۔ نواب شاہ (سندھ) نیا جسکر ضلع سیالکوٹ۔ واہ کینٹ۔

ضروری اعلان برائے نصابی کتب ناصرات

ناصرات الاحمدیہ کی عہدیدار، ناصرات کا نصاب دفتر لجنہ مرکزیہ کی معرفت منگوا کر لائحہ عمل کے مطابق پڑھائیں۔ دفتر لجنہ مرکزیہ کو کتابوں کا آرڈر دیتے وقت مطلوبہ کتب کی تعداد اور رقم دستی یا بذریعہ منی آرڈر اسی وقت ادا کریں۔ اگر بذریعہ V.P. منگوانا ہو تو V.P. کو وصول کرنا منگوانے والے کا فرض ہے۔

چونکہ کتب دفتر خدام الاحمدیہ وغیرہ سے منگوانی ہوتی ہیں اس لئے قیمت کی فوری ادائیگی ضروری ہے۔ نرخنامہ حسب ذیل ہے:۔

کامیابی کی راہیں۔ حصہ اول	۔/۷۵
〃 〃 دوم	۱/۰۰
〃 〃 سوم	۱/۵۰
احمدیت کی مختصر تاریخ مصنفہ شیخ خورشید احمد صاحب	۳/۰۰
یاد رکھنے کی باتیں۔	۱/۵۰

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ۔ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست وصولی چندہ مہمانخانہ مستورات

مہمانخانہ مستورات کے چندہ کی اسم وار فہرست شائع کی جا رہی ہے۔ یہ اُن بہنوں کے نام ہیں جن کی رقم ایک سو روپے یا اس سے زائد ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ جن بہنوں نے ابھی تک شرکت نہیں کی لجنات ان کو تحریک کریں اور ان سے چندہ لے کر بھجوائیں۔ تین صد روپے سے زائد چندہ دینے والی بہنوں کے نام مہمانخانہ مستورات میں بطور یادگار اور دعا کندہ کروائے جا رہے ہیں۔ مہمانخانہ کی تعمیر کو مکمل کرنے کے لئے ابھی ایک لاکھ روپے کی اور ضرورت ہے۔ امید ہے کہ بہنیں اپنی دیرینہ روایاتِ قربانی کو پھر سے زندہ کریں گی۔

(خاکسار مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

۱۔ مکرمہ نسرین فردوس صاحبہ اہلیہ ملک بشیر احمد صاحب کوئٹہ — ۳۰۰-۰۰
۲۔ " نسرین فردوس صاحبہ اہلیہ عطاء الرحمٰن چغتائی صاحب لاہور — ۲۰۰-۰۰
۳۔ " مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ حفیظ احمد بٹ صاحب کراچی — ۲۰۰-۰۰
۴۔ " رضیہ ناصر صاحبہ مردان — ۱۰۰-۰۰
۵۔ مکرم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ منجانب اہلیہ صاحبہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ مرحومہ راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان — ۳۱۳-۰۰
۶۔ مکرمہ بشریٰ حمید صاحبہ ہیگ ہالینڈ — ۱۰۰-۰۰
۷۔ " " منجانب والدہ محترمہ مسز بشیر احمد صاحب " " — ۱۲۰-۰۰
۸۔ " ناصرہ عبداللہ صاحب سورینام جنوبی امریکہ — ۱۰۰۰-۰۰
۹۔ " مسز خدیجہ اری انڈونیشیا — ۳۰۰-۰۰
۱۰۔ " مریم بی بی صاحبہ جھنگڑ حاکم والا شیخوپورہ — ۱۰۰-۰۰
۱۱۔ " بیگم صاحبہ دلاور علی صاحب والدہ مرحومہ معراج بیگم صاحبہ کراچی — ۵۰۰-۰۰
۱۲۔ لجنہ اماء اللہ کراچی — ۸۸۸-۰۰
۱۳۔ " ربوہ — ۶۲۵-۰۰
۱۴۔ " بدوملہی — ۲۵-۰۰
۱۵۔ " سرگودھا — ۲۲۳-۰۰
۱۶۔ " حیدرآباد — ۲۲۱-۰۰
۱۷۔ مکرمہ رشید بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالغنی صاحب تارڑ کوٹ تارڑ ضلع گوجرانوالہ — ۱۰۰-۰۰
۱۸۔ لجنہ اماء اللہ فیصل آباد — ۴۰-۰۰
۱۹۔ " چک 30/11.L ساہیوال — ۲۰-۰۰
۲۰۔ " اونچا مانگٹ — ۷۰-۰۰
۲۱۔ " لاہور — ۳۴۵-۰۰
۲۲۔ " للیانی — ۱۵-۰۰
۲۳۔ " پیرکوٹ ثانی ضلع گوجرانوالہ — ۱۰-۰۰
۲۴۔ " ملتان — ۱۲۵-۰۰
۲۵۔ " فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور — ۲-۰۰
۲۶۔ " سمبڑیال — ۵۰-۰۰
۲۷۔ " بشیر آباد فارم حیدرآباد — ۲۰-۰۰
۲۸۔ " کوئٹہ — ۲۰۵-۰۰
۲۹۔ " ماریشس — ۱۰-۰۰
۳۰۔ " بیداد پور ضلع شیخوپورہ — ۵-۰۰
۳۱۔ " سانگلہ ہل — ۲۵-۰۰
۳۲۔ " کلسیاں ضلع شیخوپورہ — ۱۰۰-۰۰
۳۳۔ " ساہیوال — ۳۰۰-۰۰
۳۴۔ " چوہڑکانہ منڈی — ۵۵-۰۰
۳۵۔ " واہ کینٹ — ۱۰۰-۰۰
۳۶۔ " جھنگڑ حاکم والا شیخوپورہ — ۵۰-۰۰
۳۷۔ " کوٹ دیالداس شیخوپورہ — ۱۷-۰۰
۳۸۔ " چک ۹۸ جنوبی سرگودھا — ۱۶-۰۰

فہرست چندہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۶؍ اکتوبر تا ۳۱؍ اکتوبر ۱۹۷۸ء

۱۔ مکرمہ نواب بیگم صاحبہ والدہ عبدالسمیع صاحب بھٹی کنری — ۱۰۰-۰۰
۲۔ " عزیزہ مجید صاحبہ دارالنصر غربی ربوہ — ۱۰-۰۰
۳۔ مکرم غلام احمد صاحب سیکرٹری مال حافظ آباد منجانب میاں وسیم احمد صاحب — ۱۰-۰۰
۴۔ " حبیب احمد صاحب سیکرٹری مال جیانوالی ضلع گوجرانوالہ — ۲۰-۰۰
۵۔ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ منجانب لجنہ اوچ شریف — ۱۰-۰۰
۶۔ " " " " " چک ۹ پنیار — ۲۵-۰۰
۷۔ حضرت مولوی محمد الدین صاحب ربوہ — ۲۵-۰۰

۱۱؍ جنوری تا ۱۰؍ فروری ۱۹۷۹ء

۱۔ مکرم محمود احمد - داؤد احمد - ودود احمد صاحبان نوشہرہ چھاؤنی — ۱۵-۰۰
۲۔ مکرمہ کرم بی بی صاحبہ اہلیہ ملک عبدالمالک صاحب دوالمیال — ۱۰-۰۰
۳۔ مکرم ملک بشیر احمد صاحب " — ۳۲-۰۰
۴۔ بچگان ملک عبدالمالک صاحب — ۲۰-۰۰
۵۔ لجنہ اماء اللہ کراچی — ۱۶۳-۰۰
۶۔ بذریعہ لجنہ مرکزیہ ربوہ — ۲۷۲-۰۰
۷۔ مکرم شیخ خورشید احمد صاحب گجرات — ۳۶۰-۰۰
۸۔ " شیخ رفیق احمد صاحب " — ۱۰۰-۰۰
۹۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ مرزا سعید احمد صاحب " — ۵۰-۰۰
۱۰۔ " چوہدری ظفر ممتاز صاحب دارالصدر شمالی ربوہ — ۱۰۰-۰۰
۱۱۔ مکرم چوہدری عباس احمد صاحب منجانب والدین مرحوم پنڈدادنخاں — ۱۰-۰۰
۱۲۔ مکرمہ بشریٰ حمید بیگم صاحبہ ہالینڈ بذریعہ لجنہ مرکزیہ ربوہ — ۱۰۰-۰۰
۱۳۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ از لجنہ اسلام آباد — ۳۱-۰۰
۱۴۔ مکرم ممتاز احمد صاحب ملک — ۵۰۰-۰۰
۱۵۔ از طرف اہلیہ صاحبہ مرحومہ گیانی عباد اللہ صاحب بذریعہ صادقہ بیگم صاحبہ دختر عباد اللہ صاحب گیانی — ۳۰۰-۰۰
۱۶۔ حضرت مولوی محمد الدین صاحب ربوہ — ۲۵-۰۰
۱۷۔ مکرم مسعود الحسن صاحب دارالرحمت وسطی " — ۱۰-۰۰
۱۸۔ " کرنل احمد خاں صاحب نوشہرہ کینٹ — ۵۰-۰۰

درخواست دعا

مکرم چوہدری گلزار احمد صاحب راجپوت گولڈ سمتھ بازار کلاں چنیوٹ تحریر فرماتے ہیں کہ میرے لڑکے ابرار احمد جاوید نے ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کر کے سی ایم ایچ سرگودھا میں ملازمت اختیار کر لی ہے۔ اس خوشی میں انہوں نے ۵۰/- روپے تعمیر مساجد فنڈ میں ادا کرتے ہوئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست کی ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے لڑکے کی اس کامیابی کو خود اس کے لئے اور تمام خاندان کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنا دے آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

۳۹۔ لجنہ اماء اللہ جہلم — ۲۰-۰۰
۴۰۔ " گولیکی — ۳۰-۰۰
۴۱۔ " سانگلہ ہل — ۲۵-۰۰
۴۲۔ " باڈہ ضلع لاڑکانہ — ۱۱۲-۰۰
۴۳۔ مکرمہ نصیرہ فاطمہ صاحبہ اہلیہ مولوی ظہور حسین صاحب دارالعلوم ربوہ — ۱۰۰-۰۰
۴۴۔ " حجاب بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمود احمد صاحب لادھن ضلع دادو — ۱۰۰-۰۰
۴۵۔ " نعیمہ بیگم صاحبہ بنت ماسٹر عبدالحکیم صاحب ابڑو۔ وارہ ضلع لاڑکانہ — ۱۰۰-۰۰

جماعتِ احمدیہ کی مجلسِ مشاورت
اور
امراءِ اضلاع کی خدمت میں ضروری گذارش

جماعتِ احمدیہ کی ۶۰ ویں مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۳۰-۳۱ مارچ اور یکم اپریل ۱۹۷۹ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگی۔

۱۔ نمائندگان مجلس مشاورت کے اسماءِ گرامی ۱۰ مارچ تک دفتر ہذا میں پہنچ جانے چاہئیں۔ امراء صاحبان اِس بات کا اہتمام فرماویں کہ نمائندگان کا انتخاب جماعتوں کے اجلاسِ عام میں ہو اور نمائندگان اسلامی شعار کے پابند ہوں۔

۲۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۷۳ء میں فیصلہ فرمایا تھا کہ

"۲۵ فیصد ایسے متبادل دوست بذریعہ انتخاب رکھے جائیں جو زائر کی حیثیت میں یہاں آئیں۔ غیر حاضر نمائندگان کی جگہ ان زائرین میں سے انتخاب کر کے تعداد پوری کر لی جائے۔"

امراءِ اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اِس فیصلہ کی روشنی میں ایسے منتخب زائرین کے اسماء ۱۰ مارچ تک بھجوا کر ممنون فرماویں۔

۳۔ مجلس مشاورت کے زائرین کے لئے مشاورت ہال میں جگہ کی مناسبت سے محدود تعداد میں ٹکٹ جاری کئے جائیں گے۔ صدر صاحبان جماعت و امراء صاحبان ایسا انتظام فرماویں کہ ان کے حلقوں سے محدود تعداد میں دوست بطور زائر تشریف لائیں تاکہ انہیں ٹکٹ داخلہ کے حصول میں دقّت نہ ہو۔ زائرین کے پاس مقامی جماعت کی تصدیق ہونا ضروری ہے۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ
ایک نہایت ضروری اعلان

(محترم چوہدری ظہور احمد صاحب سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور درخواست کی گئی تھی کہ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا پانچواں مرحلہ ۲۸ ماہِ حال کو ختم ہو رہا ہے۔ کئی جماعتوں کی خواہش ہے کہ وہ جو رقوم ۱۰ مارچ ۱۹۷۹ء تک داخلِ خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرا دیں انہیں پانچویں مرحلہ میں شمار کرنے کی حضور منظوری فرما دیں تاکہ ۲۸ ماہِ حال تک کی جمع شدہ رقوم بھی آسانی سے جمع کرا سکیں اور جو دوست شروع مہینہ میں پچھلے ماہ کی رقوم دیتے ہیں وہ بھی فائدہ اٹھا سکیں۔

حضور نے اسے منظور فرما لیا ہے۔ تمام امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اِس منظوری سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

خدا معلوم کہا یا نہیں کہا

وفاقی وزیر جناب انصاری نے ۲۶ فروری کو چنیوٹ میں ایک تقریر کرتے ہوئے جو کچھ کہا اُس کی خبر روزنامہ "امروز" لاہور کے ۲۷ فروری کے شمارہ میں شائع ہوئی ہے۔ خبر میں جو باتیں ان کی طرف منسوب کی گئی ہیں خدا معلوم وہ انہوں نے کہیں یا نہ کہیں، تاہم امروز کا نامہ نگار رقمطراز ہے:۔

"چنیوٹ ۲۶ فروری۔ وفاقی وزیر نوابزادہ افتخار احمد انصاری نے کہا ہے کہ نظامِ مصطفٰے کے قیام کا تصوّر تحفظِ ختمِ نبوّت کے بغیر ناممکن ہے۔ وہ یہاں بادشاہی مسجد میں سیرت کانفرنس کی پہلی نشست سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مرزائیوں کی بہتری اِس میں ہے کہ وہ یا تو مسلمان ہو جائیں یا پھر اپنے اقلیّت ہونے کے بارہ میں حکومت کے فیصلے کو تسلیم کر لیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ربوہ کا نام تبدیل کیا جائے اور مرزائیوں کے ٹرسٹ کو اوقاف میں لیا جائے۔ مرزائیوں کے شائع شدہ قرآن کو ضبط کیا جائے اور انہیں آئندہ قرآن چھاپنے سے منع کیا جائے۔"

(روزنامہ "امروز" لاہور بابت ۲۷ فروری ۱۹۷۹ء آخری صفحہ)

جزائر فجی کے ایک مخلص احمدی کی وفات

مکرم مولوی دین محمد صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن فجی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم الحاج رحیم بخش صاحب آف لوباسا جو کہ بہت مخلص احمدی تھے ۲۶ فروری ۱۹۷۹ء کو وفات پا گئے، انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔ مرحوم ۱۹۶۳ء میں احمدی ہوئے تھے ۱۹۶۸ء میں جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے ربوہ بھی تشریف لائے تھے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور جنّت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

کے بے حد و شمار ایسے چشمے پھوٹتے ہیں جن سے ہم اور ہماری نسلیں فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم کا ہر حکم بھی اپنے اندر بے شمار حکمتیں رکھتا ہے اگر ہم اس کے ان فعلی اور قولی جلووں کی معرفت حاصل کریں تو اس سے ہم اسکی صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھا کر اور حقیقی معنوں میں ذکرِ الٰہی کر کے کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

حضور نے فرمایا اِس وقت اندھی دُنیا کو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کی معرفت حاصل نہیں اور اسے اس معرفت سے روشناس کرانے کی ذمہ داری اِس زمانہ میں ہماری جماعت پر عائد کی گئی ہے اِس ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی استعداد کے مطابق دنیوی علوم اور قرآن مجید کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی صفات کی معرفت حاصل کر کے اپنے آپ کو اسلامی تعلیم کا نمونہ بنانے کی کوشش کرے تاکہ اسے ہر رنگ میں اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل ہو اور اِس زمانہ میں اس پر جو ذمہ داری عائد کی گئی ہے وہ اسے نبھانے کی توفیق پائے۔ آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جائیداد کی خرید فروخت کے لئے
با اعتماد ادارہ
ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
فون ۵۲۱ فون گھر ۴۳۱
ریلوے روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن
رحمت بازار ربوہ کو یاد رکھیں